1

ER8 3AFEB05

-3AFEB05 YOUTH PARLIAMENT

جاری -----

ایک معزز رکن: وہی لوگ جب implement میں آتے ہیں تو وہ پہلے بھارت جاتے ہیں اور انہیں یہ کہتے ہیں کہ یہ چیزیں آپ کو کرنی ہیں پاکستان کوئی رول ادا نہیں کر سکتا۔ ہمیں یہ تھوڑا سا clear ہونا چاہیے کہ ہم کہاں پر ہیں، ہماری پوزیشن کہاں ہے اور ہماری پاکستان سٹیٹ کی value انٹرنیشنل لیول پر کہاں ہے ۔اس کے بعد میں فون کال کی غلطی پر کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر سنا گیا کہ ایک citation کے حساب سے غلطی ہوئی تھی۔ جناب غلطی تو لے ڈوبتی ہے جس طرح نپولین کو واٹر لو میں ایک غلطی لے ڈوبی تھی بھٹو صاحب کو ایک جنرل کی غلطی لے ڈوبی تھی، نواز شریف صاحب کو ایک ہی غلطی لے ڈوبی تھی اور ہمارے ملک کو war on terrorism میں ایک ہی غلطی لے ڈوبی ہے اور اس غلطی کا یہ نتیجہ ہے کہ target attacks چھ ہزار سے زیادہ ہو چکے ہیں ۲۰۰۱ء سے لیکر ۲۰۰۹ء تک اس میں کتنی جانیں جا چکی ہیں۔ PID کی رپورٹ کے مطابق چودہ ہزار سے زیادہ جانیں جا چکی ہیں اور اگر زخمیوں کا اندازہ لگائیں گے تو ۲۲ ہزار سے بھی زیادہ زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ صرف ایک غلطی تھی یا کتنی غلطیوں کا ہم یہ خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جب بھی ہمارے منسٹر کہیں بھی اپنے علاقے میں visit کرتے جاتے ہیں یا کسی بھی campaign کے لئے جاتے ہیں تو انہیں روکا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس شہر میں دو دہشت گرد، تین دہشت گرد اور ایک گاڑی آ چکی ہے۔ یہ ان کی CIA کی report ہوتی ہے۔ اور جب فارنر بلیک واٹر

کے لوگ وہاں پر آتے ہیں تو کیا ان کی انفارمیشن ان کو نہیں ملتی۔ اگر ان کی انفارمیشن ملتی ہے تو وہ ان کو کلیئر کیوں نہیں کرتے۔ جو بھی رپورٹیں ملتی ہیںان کو عوام کے سامنے کلیئر کرنی چاہیے کہ ہمارا چاہیے کہ ہمارا ایک منسٹر دوسرے شہر میں وزٹ کرنے جاتا ہے تو انکو روکا جاتا ہے کہ دو دہشت گرد آ چکے ہیں ہمیں یہ رپورٹ ملی ہے اور جب فارنر آتے ہیں تو ان کی رپورٹ کون نہیں دیتا اور کیوں نہیں دیتا اور اس کے بعد ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ جنگ جو ہم لڑ رہے ہیںاس میں ہم کس سے جیتنا چاہتے ہیں۔ فاٹا میں ہم کس سے جیتنا چاہتے ہیں اگر ہم دہشت گردوں سے جیتنا چاہتے ہیں تو ہم نے جو آئی ڈی پیز بنائے ہوئے ہیں جو وہاں پر تیس لاکھ سے زیادہ لوگ دو بدر ہو چکے ہیں ان کے خیالات اور ان کے حالات سے کیا ہم کبھی جیت سکتے ہیں۔ ان کی جو conditions ہیں کیا ہم ان سے جیت سکتے ہیں۔ شکریہ سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ جناب امتیاز کھوڑو صاحب۔

محترم امتیاز علی کھوڑو: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں یہ بات کلیئر کرتا چلوں کہ پاکستان کے پالیسی on war on terrorism ہے جو کہ ۲۰۰۱ء میں بنائی گئی تھی اور اس میں وہ یو ایس کی طرف سے دی گئی تھی اور ہم فرنٹ لائن کا رول ادا کر رہے تھے اس لئے ہم نے ان کی پالیسی پر عمل کرنا شروع کر دیا اور اس کے تین اصول تھے جسے کے تحت ہم نے اپنی دہشت گردی کی پالیسی بنائی۔ مس نبیہ نے کہا کہ ہماری دہشت گردی پو کوئی پالیسی نہیں ہے۔ دہشت گردی کی پالیسی تھی لیکن ہم نے اس کو امریکہ کے کہنے پر زیادہ ہی آگے چلتے گئے وہ ہمیں ایک چیز ڈکٹیٹ کرتے تھے اور ہم وہ کرتے گئے۔ اسلام آباد میں جو ملٹری regime تھی انہوں نے کچھ زیادہ ہی step امریکہ کو خوش کرنے کے

سے لئے جیسا کہ لال مسجد کا آپریشن تھا اس طرح کی پالیسیاں جو ہماری دہشت گردی پر exist پالیسی تھی اس سے زیادہ آگے چلے گئے۔

محترمہ نبیہہ محی الدین : Point of personal clarification ابھی امتیاز کھوڑو صاحب نے یہی کہا ہے پہلے پالیسی نہیں تھی پھر انہوں نے کہا کہ نہیں پالیسی ہے لیکن وہ یو ایس نے دی ہے اب وہ ہماری بن گئی ہے جب یو ایس نے دی ہے تو ہماری کیسی بن گئی ہم نے خود تھوڑی بنائی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت بہت شکریہ۔جی۔

محترم امتیاز علی کھوڑو: میں نے یہی کہا ہے کہ جو پالیسی انہوں نے دی وہ ہم نے اپنا لی 'دہشت گردی پر ہماری پالیسی بھی یہی ہے۔ تو وہ ہماری پالیسی ہوگئی تو اس کے بعد جو زیادہ step لیتے گئے' مشرف نے بھی یہی کہا تھا جو پالیسی دہشت گردی کی اپنائی گئی ہے وہ ہم نے national interests اور integrity کے basis پر اپنائی ہے۔ مطلب یہ کہ ہماری اپنی پالیسی تو ہے اس کے بعد میں ریزولیوشن کی جو یہاں پر زبان ہے کہ "Pakistan Policy on War on Terrorism should not compromise our national dignity.

" نیشنل dignity پر بھی نہیں compromise کیا گیا لیکن اس سے زیادہ جو national security اور national interests ہے' وہ اگر دو لفظ یہاں پر add کیے جائیں تو زیادہ بہتر رہے گا۔ میں یہاں پر یہ ترمیم propose کر رہا ہوں۔ اگر ہاوس یا اس ریزولیوشن کے جو movers ہیں اگر وہ consider کریں تو ان کے لئے یہ suggestion ہے اس کے بعد میں اس ریزولیوشن پر ایک اور بات کرتا ہوں کہ یہ جو دہشت گردی اس وقت چل رہی ہے یہ جو ۲۰۰۱ کی دہشت گردی تھی اور اب کی دہشت گردی ہے اس میں بہت بڑا فرق ہے۔ پہلے صرف اور صرف ہمیں

پاکستان کو دہشت گردوں سے یا القاعدہ سے خطرہ تھا لیکن اس وقت whole nation کی involvment بہت ہو گئی ہے ۔اور ان دہشت گردوں کے excuse پر یہاں پر بم دھماکے کر رہی ہیں وہی ایجنسیاں اور نام دیا جا رہا ہے کہ یہ القاعدہ کے دہشت گرد کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت بہت شکریہ۔جناب خطاب گل صاحب۔

جناب خطاب گل: شکریہ جناب سپیکر وقت کی کمی کی وجہ سے صرف تین پہلوؤں پر بات کروں گا۔ بہت debatable issue ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ جو پچھلی حکومت کی مشرف کے وقت میں پالیسی تھی جس کی کبھی جمہوری حکومت بھی کہا جاتا ہے وہاں سب سے بڑی غلطی جو ہوئی جو کہ اصل حقیقت ہے کہ ملٹری کی پارلیمینٹ کو totally bye pass کیا تھا او رپارلیمینٹ سے war on terror پالیسی مرتب کرنے میں کوئی input نہیں لیا گیا۔ پارلیمینٹ نے بھی یہ جرات نہیں کی کہ وہ آرمی کو مجبور کرتی کہ پارلیمینٹ کی سپرمیسی رکھتے ہوئے وار آن ٹیرر پر پالیسی اپناتے دوسری بات جو آج کل پالیسی کاذکر ہوتا ہے 3D کا Development, Deterrence and Dialogue ان تینوں میں سےکسی کے اوپر بھی عمل نہیں ہو رہا ہے۔ ڈویلپمینٹ کو اگر ہم دیکھیں تو فاٹا میں یا دوسرے جنگ زدہ علاقوں میں نہ تو کسی سکول کی مرمت ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا سکول بنا ہے Even school, not other infrastructure. ڈائلاگ کی بات کرتے ہیں تو اسمیں بھی ہم confused ہیں کہ کس کے ساتھ ڈائلاگ کیے جائے اور کس کے ساتھ نہ کیے جائیں اور کیوں کیے جائیں اور کیوں نہ کیے جائیں۔ یہاں ڈرون اٹیک کی بات کی گئی۔ ہم مانیں یا نہ مانیں یہاں سے فاٹا آپ کا ایک launching pad افغانستان کے لئے use ہو رہا ہے ۔ وہاں القاعدہ کے لوگ موجود

ہیں' وہاں پر مارے جا چکے ہیں انکے نام آئے ہیں تو یہ question mark ا گر آپ نے دور کرنا ہے اور آپ نے ایک approach دینا ہے تو آپ کو خود وہاں ایکشن کرنا ہو گا ورنہ ایک ground reality ہے کہ اگر نہیں کرتے ہیں تو وہ کریں گے اس میں ہمیں clearly define کرنا چاہیے کہ ہم خود ایکشن کریں یہ ہمارے لئے بہتر ہے یا دوسرا ایکشن کرے جس سے آپ کی national dignity متاثر ہو رہی ہے وہ زیادہ نقصان دہ ہے۔بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت بہت شکریہ ۔ جن آنریبل ممبران نے اس ریزولیوشن پر ترامیم پیش کی ہیں وہ سیکریٹری کے پاس لکھ کر جمع کروا دیں ۔ اس کے بعد محترمہ مہ رخ عائشہ علی ۔

محترمہ مہ رخ عائشہ علی ، شکریہ جناب سپیکر Since there is very short time. I will comment very briefly. And I want to discuss on 5 points basically. پہلی بات تو یہ ہے کہ Our government has not yet clearly defined the term of "terrorist", Islamic extremest, Islamic fundamentalist and freedom fighter. جب آپ کی پبلک کو یہی نہیں پتہ کہ ہم کس کے لئے لڑ رہے ہیں تو آپ کی national dignity کیسے preserve ہو سکتی ہے نمبر دو آپ کی national dignity تب preserve ہو گی When you have a competent foreign policy جب آپ کی کوئی فارن پالیسی ہی نہیں ہے جب آپ unconditional ally بنے ہوئے ہیں اور without any self respect آپ کی کوئی national dignity نہیں ہو سکتی in this regard we have to make a concise policy against the Taliban. ہم نے کن کے ساتھ ڈائلاگ کرنا ہے اور کن کے ساتھ نہیں کرنا ہے ابھی آپ

دیکھیں تو نارتھ وزیرستان میں آپریشن نہیں ہو رہا ہے کیونکہ وہاں پر حقانی گروپ
ہے ساؤتھ وزیرستان میں آپریشن ہو رہا ہے اور جہاں پر آپریشن ہو رہا ہے تو You
have to clearly define and educate the people. کہ آپ کی رائے میں
good Taliban کون ہیں اور bad Taliban کون ہیں نمبر تین آپ کو passed
declaration کو clearly define کرنا ہے This war started as America's
war not Pakistani war. لیکن اب ہو کیا رہا ہے کہ This has becoem a
war by Pakistan, in Pakistan and against the people of Pakistan,
so, how do you expect کہ لوگ آپ کو support کریںگے on this thing,
you have to educate the people. یہ امریکہ کی وار نہیں رہی ہے This is
our war. ہماری وار یہ کیوں ہے آپ مجھے بتائیں کہ سوات کے اندر جو کچھ ہوا
گورنمنٹ نے negotiations بھی کیں ان کو نظام عدم ریگولیشن بھی لانچ کر دیا
سب کچھ ہوگیا لیکن وہاں پر لوگوں نے کیا کیا یہ ایجنٹ جو شریعت کے نام پر
آئے تھے They started exploiting the poeple, and myself see
people in Khayber Hospital جن نے ناک کاٹ دیئے گئے ہیں جن کے کان
کاٹ دیئے گئے ہیں in the name of Islam. We cannot allow a state
within a state. This is a matter of Pakistan, policy of Pakistan,
the sovereignty, Pakistan's dignity, we have decide now. کہ یہ
امرکہ کی جنگ نہیں ہے This is our war. ہم نے ان elements کو نکالنا ہے ہم
نے پاکستان کی dignity کو preserve کرنا ہے اور اسکے citizens کو protection
provide کرنی ہے۔ And the last point ہمیں یہ احساس کرنا ہے کہ امریکہ کا
interest in central Asia بہت critical ہے اور وہ رہے گا یہاں پر mineral

rich states ہیں آپ یہ نہیں expect کر سکتے کہ آپ کہیں گے امریکہ نکل کر واپس چلا جائے گا America is here to stay. And in this regard what you have to do is کہ ہم امریکہ کارول limit کریں ہم clearly define کریں کہ یہ ہماری حدود ہیں اس کے بعد We will not accept any foreign interference in our affairs. Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت بہت شکریہ۔

جناب وزیر اعظم: میں ایک گذارش آپ سے اور تمام معزز اراکین سے کرنا چاہوں گا کہ ایک تاریخ کے سیمینار میں 'ایک ٹی وی پروگرام کی پینل ڈسکشن میں او رپارلیمان کی legislative procedure میں تھوڑا سا فرق کریں۔ ٹھیک ہے ہم نے تبصرہ بہت دیر تک کر لیا ہے۔ مگر کوئی positive تجاویز نظر نہیں آ رہیں کہ ہمیں بتائیں کہ ہم کیا کریں' کیاپالیسی ہونی چاہیے امریکہ سے کن بنیادوں پر مذاکرات کریں' good Talibans بتائیے کہ کون ہیں' اگر آپریشن کرنا چاہیے تواس کی classification کیا ہے۔ برائے مہربانی یہ آپ کہیں کہ حکومت پالیسی بنائے آپ بنا کر دکھائیے کہ وہ پالیسی کیا ہونی چاہیے کہ جو آپ چاہتے ہیں کہ adopt ہو۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ پرائم منسٹر صاحب ۔ اس کے بعد جناب کامل قدوس صاحب۔

جناب محمد کامل قدوس: شکریہ جناب سپیکر میں اپنی بات مختصر ہی بتاؤں گا سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس قرارداد کے جو دو پوائنٹس ہیں سب مان رہے ہیں کہ ہماری جو war on terrorim ہے اسکی جو پالیسی ہے وہ national dignity پر ہونی چاہیے national honour پر ہونی چاہیے ہماری national

integrity اس کے اندر ضرور ہونی چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو بھی ہماری
پالیسی ہے on war on terror اس کی کافی حد تک پبلک کیاجائے۔ یہ پبلک نہیں
ہے اس لحاظ سے کہ ہماری فارن آفس state کرتا ہے کہ ہم non NATO front
line ally دوسری طرف ہمیں ڈبل سٹینڈرڈ نظر آتا ہے۔ میں اس ڈبل سٹینڈرڈ کو
مختصرا" بتاؤں گا کہ ۲۰۰۱ء سے لیکر ۲۰۰۸ء تک پاکستان نے جو war on terror پر
actions کیے ہیں چونکہ جو بھی آپ لوگ ایکشن کر رہے ہیں وار آن ٹیرر پر وہ
آپ کی پالیسی کو show کر رہے ہیں آپ جو فارن آفس کے ذریعہ کہہ رہے ہیں
ہماری پالیسی یہ ہے ضروری نہیں کہ وہی آپ کی پالیسی reflect کرے آپ کی
پالیسی جو بن رہی ہے وہ یہ تھی کہ آپ کی تین set of approaches تھیں first
set of approaches یہ آپ نے کی ہے ۲۰۰۱ء سے ۲۰۰۸ء کے درمیان کہ آپ نے
جو sectarian voilence کر رہے تھے جو سپہ صحابہ والے سب کو ban کر دیا
second set میں جو حرکت المجاہدین تھے جس میں پاکستان کے بھی interest
تھے آپ نے ان کو سائڈ پر رکھا آپ نے تیسرے سیٹ میں پشتون جو militants
وغیرہ آ گئے تھے ان کو سائڈ پر رکھا اور یہ بات میں وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ جو آپکے
current stats اور جو کچھ آرٹیکلز ہیں Hashlay J. کے اور ہماری یہ بھی بات ہوئی
کہ missing persons اور drone attacks سے یہ بھی سارا کچھ اس کے اندر جو
ایک main بات نظر آئی ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان کی پالیسی میں ایک double
standard ہے پاکستان کی پالیسی میں کچھ کہہ رہے ہیں ہم war on terror کر
رہے ہیں میں اس کو shortly کرر ہا ہوں war on terror پر ایک ڈبل سٹینڈرڈ دکھا
رہا ہے اورکر کچھ اور رہا ہے۔ تو اس سے ہمیں جو نقصان ہو رہے ہیں سب سے بڑا
نقصان یہی نہیں کہ صرف پبلک کو ہی نہیں پتہ چل رہا کہ ہمیں دو دشمن نظر آ رہے

ہیں پہلا یہ کہ جو ہم وار آن ٹیرر کر رہے ہیں اور جو دہشت گرد ہیں وہ ہمارے لئے پرابلم بن رہے ہیں اور خود کش حملے بھی کر رہے ہیں اور دوسرا یہ کہ جو ہماری اتحادی ہیں جو امریکہ اور یورپی یونین ہیں ان کو بھی ہم پر اعتبار نہیں آ رہا ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں تو اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ کلیئر کریں اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کے پاس ایک دشمن ہوگا۔ یا آپ امریکہ کو لے لیں یا ان militants کو لے لیں ایک clearly کرو اور آپ پوری کی پوری پبلک اور تمام پارٹیوں کو clearly کرو اور suggestions میں جس طرح کہ وزیر اعظم صاحب نے کہا ہے کہ آپ کے پاس concrete suggestions ہونی چاہئیں میرے خیال میں جو 7th resolution آ رہی ہے وہ ان negotiations اور اسی کے اوپر concrete steps کی بات ہے تو انشاءاللہ تجاویز بھی آپ کو اس میں ملیں گی کیونکہ یہ terrorism ہے اور اسی کے بارے میں پالیسی ہے تو آگے وہ بھی آئیں گے۔ شکریہ جناب۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بہت بہت شکریہ۔ جناب محمد عرفان صاحب۔

جناب محمد عرفان، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب میری رائے یہی تھی کہ چونکہ دہشت گردی کے حوالے سے ہے اور ہم actually اسکو face کر رہے ہیں تو اس پر زیادہ فاٹا اور سرحد کے اراکین کو تقاریر کرنے کی ضرورت تھی چلیں جو بھی ہے ۔بہرحال میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ہماری اپنی جنگ ہے، کس طرح، کیونکہ ہمارے اپنے لوگ ہی یہاں پر دہشت گرد بنے ہیں ۔ extremists ہیں fundamentalists ہیں یا کسی اور طرح سے یہ لوگ آئے ہیں ۔ ایک ملک میں دو سٹیٹس نہیں بن سکتیں۔ اگر کوئی گورنمنٹ کی writ کو چیلنج کرتا ہے اور ان کے خلاف ایکشن ہونا چاہیے۔ جناب سپیکر اگر میں یہاں پر ایک chair اور لگا دوں اور

میں بھی اپنی اسمبلی چلاؤں تو کیا یہ اسمبلی چلے گی۔ کبھی نہیں چلے گی۔ اور طالبان کے ساتھ مذاکرات ہوئے ہیں وہ ناکام ہوئے ہیں جیسا کہ وزیرستان میں اور سوات میں' ان کی ڈیمانڈز اور بڑھ گئی ہیں۔ لیکن کیوں ہو گئے کسی نے آج تک اس پر نہیں سوچا۔ جن کی کمزوریاں ہوتی ہیں ' وہ تو پاکستان نے افغانستان میں interfere کیاہے۔ وہاں پر ہم نے پالیسیاں بنائی ہیں اب ہم کسی اور سے پالیسی لیتے ہیں تو ہمیں دکھ ہوتا ہے۔ اگر ہم دوسروں کےگھر کو ہاتھ لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے گھر کو کوئی ہاتھ لگائے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ غلط ہو رہا ہے لیکن میں ان چیزوں پر بھی نہیں جانا چاہتا۔ basic چیز جو ہے وہ ایجوکیشن ہے۔پورے فاٹا میں ایک سول ایجنسوں میں ایک بھی یونیورسٹی نہیں ہے' میڈیکل کالج نہیں ہے ' انجینئرنگ کالج نہیں ہے' ٹیکنکل کالج نہیں ہے سول ایجنسیوں میں' یہ لوگ بیکن ہاوس کے طالب علم کے کریںگے۔ اور ان لوگوں کو مدرسہ سسٹم کےاوپر چھوڑ دیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ صحت میں مجھے بتائیں کہ سول ایجنسی میں ایک بھی بڑا ہسپتال نہیں ہے یہ لاہور پشاور اور اسلام آباد کی طرف casualties کی صورت میں move کرتے ہیں ۔انفراسٹرکچر کا حال تو آپ سب کو پتہ ہے تو میرا خیال کہ بے روزگاری اور غربت کو دور کیا جائے تعلیم کو وہاں پر improve کیا جائے اور ان کے لئے اپنا ایجوکیشن سسٹم لایا جائے جو وہ لوگ اپنے اندر رہ کر ایک دوسرے کے ساتھ compete کرسکیں۔ یہی میری تجاویز تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : بہت بہت شکریہ ۔ جناب وزیر اعظم صاحب آپ اس پر مزید اگر کچھ کہنا چاہیں۔

جناب وزیر اعظم : بہت شکریہ جناب سپیکر بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جس پالیسی کا اظہار ایوان نے کیا اور جن واقعات کا ریفرینس دیا گیا وہ تمام گیارہ

ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد کے تھے اور اس وقت کا ہمارا لائحہ عمل اس تناظر میں اگر سمجھا جائے تو ایک ڈکٹیٹر کی حکومت تھی، اس کے پاس وہ پبلک سپورٹ نہیں تھی، اس کے پاس وہ پارلیمنٹ نہیں تھی جس نے اس کو اس کے عہدے پر بٹھایا ہو وہ طاقت کے بل بوتے پر اپنے عہدے سے جڑا ہوا تھا اور ایسی صورت میں جب بھی ہمارے ڈکٹیٹر کو باہر سے کسی نے رسی پھینکی ہے تو اس نے بہت مضبوطی سے اس رسی کو پکڑا ہے چاہے یہ سوویٹ یونین کے invasion کے وقت ضیاء الحق تھا یا اب افغانستان کے امریکن invasion کے وقت جنرل مشرف تھا۔ مگر جو بات میری فہم و فراست سے بہت بالا ہے اور جس کا رونا ہم رو رہے ہیں وہ یہ ہے کہ جمہوری حکومت کی transition کے بعد آج کی ہماری پالیسیاں کیوں امریکہ کی پالیسوں کی مرہون منت ہیں اور ہم کیوں نہیں اپنی پالیسیاں خود تخلیق کرتے۔ اس میں کچھ تجاویز پیش کرنا چاہوں گا ۔ ایک تو سب سے پہلے یہ کہ آپریشن شروع پہلے ہوتا ہے اور پارلیمنٹ میں اس کے بارے میں بحث بعد میں ہوتی ہے۔ closed camera session بلایا جاتا ہے اور قوم کو یہ نہیں بتایا جاتا کہ اس کے نتیجہ میں national terrorist پالیسی کیا ترتیب دی گئی ہے ڈیموکریٹک سسٹم میں پارلیمنٹ کے سامنے تمام پالیسی decision پیش کیے جاتے ہیں اور پارلیمنٹ legislate کر کے ان پر بحث کر کے policy define کرتی ہے یہاں ہماری پارلیمنٹ کو معلوم ہی نہیں ہے کیونکہ حکومت بتا ہی نہیں رہی کہ ملک میں آپریشن کہاں کہاں ہو رہے ہیں۔ بلوچستان میں آپریشن ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا، الزامات آتے ہیں کہ اس علاقے میں آپریشن ہو رہا اور پارلیمنٹ کے سامنے منسٹر کہتے ہیں کہ آپریشن تو ہو ہی نہیں رہا۔ باہر سے جنرل کی کوئی اور statement آتی ہے Establishment ملٹری اور مقننہ کے درمیان جو checks and balance اور

جو constitutional system ہے وہ فیل ہو رہا ہے اور اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ جب پارلیمینٹ میں بھی کوئی موضوع زیر بحث آتا ہے تو عوام کی امنگوں اور عوام کی خواہشات کو مد نظر نہیں رکھاجاتا۔ اس کا طریقہ کار کیا ہونا چاہیے۔ میں مثال دینا چاہوں گا کہ آج سے چند ایک مہینے پہلے فرانس کے صدر نکولا سارکوزی نے فرانس میں ایک national identity کی movement کی جس میں انہوں نے چند اہم سوال اٹھائے اور وہ سوال انہوں نے ملک بھر کے مختلف Time Hall اور local government centres میں اٹھائے اور آمیں عوام کو involve کیا اور اس کے کچھ عرصہ بعد جب انہیں feed back ملی کہ عوام کے یہ تاثرات ہیں ان موضوعات پر تو ان سے related subjects پر ان کی حکومت نے بل پیش کیے اوران کی پارٹی نے بل پیش کیے پارلیمنٹ میں۔ اب پاکستان میں دہشت گردی کا موضوع ایساہے جس سے ہرشخص سخت پریشان ہے ہماری زندگیاں ادھوری رہ گئی ہیں ہم خوف کےعلام میں گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں' کاروبار' پاکستان کی صنعت اور ہرشعبہ زندگی پرکسی نہ کسی طرح سے اثر پڑا ہے۔ مگر public policy define کرنے میں عوام کو کسی بھی سٹیج پر شامل نہیں کیا جا رہا۔ اس میں سب سے پہلے تو ہم یہ require کر رہے ہیں کہ پارلیمینٹ فورا" ایک Terrorist Policy define کرے جس . میں عوام سے consultation process ہو اور اس کے بعد آپ written میں policy define کریں کہ یہ سٹینڈرڈ کیا ہے جہاں دہشت گردوں سے جن سے negotiate کریں گے اور جن سےنہیں کریں گے۔ اور پبلک کو confidence میں لیں۔ سب سے اہم اشو آتا ہے جب حکومت کہتی ہےکہ ہم protest کر رہے ہیں' Pakistan کی sovereignty کی violation ہو رہی ہے تو ہم پر ڈرون حملے کیے جا رہے ہیں یا تو آپ یہ بات مان

لیں کہ قبائلی عوام جو ہیں وہ ڈرون حملوں کے حق میں ہیں اس لئے ڈرون حملے بہت اچھی بات ہے کرنے چاہئیں اور ہم مکمل طور پر اس کی اجازت دیتے ہیں اور ہماری sovereignty کی کوئی violation نہیں ہوئی۔ آپ اپنے tribal جرگوں سے بھی اجازت لے لیجیے یہ ایک طریقہ ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ کہتے ہیں نہیں ہماری خود مختاری اور ساورنٹی کی violation ہے اور ڈرون حملے نہیں ہونے چاہئیں تو پھر آپ پریس کانفرنسوں میں اس موضوع کو اٹھاتے ہیں آپ امریکہ کو کیوں نہیں کہتے کہ بند کرو یہ ڈرون حملے ورنہ ہم نیٹو کی سپلائی بند کر رہے ہیں۔ یا آپ سیکورٹی کونسل میں قرار داد کیوں نہیں لے کر جاتے اور کہتے کہ ہماری ساورنٹی کی violation ہو رہی ہے اس پر ایکشن لیا جائے۔ اس لئے کہ کیونکہ ہماری حکومت جھوٹی ہے' اس کے پاس وہ backing نہیں ہے' وہ political will نہیں ہے کہ وہ امریکہ کے خلاف کھڑی ہو سکے اور وہ امریکہ کے خلاف اس لئے نہیں کھڑی ہو سکتی کہ یہ سارے کرپٹ لوگ سارے کرپٹ لوگ امریکہ کا ہی ہاتھ تھام کر حکومت تک پہنچے ہیں۔ اگر امریکہ کے خلاف یہ آج کھڑے ہوئے تو اس کا نتیجہ وہی نکلے گا جو کسی بھی ڈکٹیٹر کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ آج کی حکومت کی پالیسی اسی لئے dictatorial policies ہیں کیونکہ وہ عوام کی طرف سے نہیں بلکہ وہ امریکہ کی طرف سے آ رہی ہیں۔ وہ امریکہ کی طرف سے اس لئے آ رہی ہیں کیونکہ یہ امریکہ پر rely کر رہے ہیں اپنے personal interests کی وجہ سے' جب تک ہماری حکومت اپنے ذاتی مفاد کو چھوڑ کر پاکستان کے اعلیٰ تر مفاد کو نہیں دیکھ رہی اور اس میں اپنے اندر تمام مختلف عناصر کو اپنے ساتھ لیکر نہیں چل رہی تو ہم ہمیشہ امریکہ او ربیرونی طاقتوں کے غلام رہیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت بہت شکریہ جناب پرائم منسٹر صاحب۔ آنریبل

لیڈر آف اپوزیشن میں وزیر اعظم کی تقریر کے بعد آپ کو allow نہیں کر سکتا کہ آپ دوبارہ تقریر کریں لیکن پھر بھی آپ کی request پر میں ایسا کرتا ہوں کہ آپ انتہائی کوئی مختصر statement دینا چاہیں تو بے شک دے دیں۔

جناب لہراسپ حیات(لیڈر آف دی اپوزیشن)، میں دو تین نکات پر مختصرا" وضاحت کروں گا ایک تو یہ ہے کہ ہمارے کچھ ممبران کے ذہن میں confusion ہے کہ پالیسی اور strategy میں کوئی فرق ہوتا ہے۔ ایک پالیسی بنتی ہے ادھر ہم چیزوں کی proportionality کو سامنے رکھتے ہوئے' ایک over all policy define کی جاتی ہے' پھر وہ محکموں کو دی جاتی ہے جس پر implementation ہو وہ اس پر strategies بناتی ہیں - proportionality کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف چیزیں ہوتی ہیں ایک پالیسی ہوتی ہے اور دوسری آپ کی strategy ہوتی ہے کہ اس پالیسی کو achieve کیسے کرنا ہے تو اس میں ذرا دیکھا کریں کہ کیا وہ پالیسی اشو ہے یا وہ strategy سے related issue ہے وہ procedural issue ہے یا وہ اس سے related ہے دوسری چیز یہ کہ ہماری جو افغان وار کے بعد جو دوبارہ ایک حکومت بنی ہے افغانستان میں تو اس میں basic problem تھا کہ امریکہ پہلے بھی یہاں لڑتا رہا ہے اور جب وہ چھوڑ کر گیا تو اس کے بعد کوئی rehabilitation policy نہیں ہے۔ ہم لوگ لڑے ہیں سوویت یونین کے خلاف اس کے بعد جو لوگ ہم نے train کیے تھے ہماری سوسائٹی کے اندر تو انہوں نے واپس آنا تھا اب ان کے پاس نہ تو jobs ہیں اور نہ ہی وہ اپنی سوسائٹی کے اندر fully participate کر سکتے ہیں کیونکہ وہ گوریلا warfare کے لئے استعمال کیے گئے اب ان کو سوسائٹی اندر دوبارہ induct کرنے کے لئے پورا سوشل پراسیس ہوتا ہے ایک پورا rehabilitation process ہوتا ہے جس سے گذرنا

ہوتا ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ non state actors یہاں موجود ہیں۔ non state actors تو ہوں گے جب امریکہ کی مدد سے ہم نے جنگ لڑی پھر امریکہ نے امداد بند کردی اور ہم ان کی rehabilitation نہیں کر سکتے۔ پہلے تو امریکہ ایڈ دے رہا تھا اب امریکہ اس چیز کی بھی ایڈ دے کہ جو rehabilitation policy ہے، ہم ایڈ نہیں مانگنا چاہتے لیکن جو ابھی پالیسی ہم define کریں گے اس میں سب سے اہم چیز جو ہونی چاہیے وہ long term solution ہے short term solution تو آتے رہیں گے۔ اس میں اہم چیز یہ ہونی چاہیے کہ یہ لوگ جو لڑ رہے ہیں یہ ہمارے اپنے لوگ ہیں ان کی rehabilitation جو ہے وہ بہت ضروری ہے ان کو سوسائٹی کے اندر دوبارہ inducte کرنے کے لئے پورا mechanism develop کیا جائے۔ ایک اور چیز جو ہمارے ہاں میڈیا پر بھی آجاتی ہے اور ہمارے discourses کے اندر یہ چیزیں آجاتی ہیں war on terror اب جو words جن کی definitions West سے آتی ہیں وہ as it is ہم accept کرلیتے ہیں۔ پہلے بھی پچھلی قرار داد میں بھی بات ہوئی کہ war ہے تو ٹرائبل ایریا کے اندر جو war ہے وہ اس طرح نہیں ہے جس طرح کہ امریکہ نے ہمیں وہ definitions دی ہیں as it is اس کو implement کر دیتے ہیں ۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ rehabilitation کے اندر ایک اور بھی چیز آنی چاہیے کہ جو ہماری Educational Policies بننی چاہیں ان کے اندر جو curriculm ہو وہ ہمارا indigenous ہو وہ ہمارے اوپر impose نہ کیا جائے تو اسکے اندر جو یہ چیزیں ہیں کہ war on terror یہ terrorism یہ jargons جو ویسٹ سے آتے ہیں ان سے ہمیں چھٹکارا دلایا جائے تا کہ ہم mentally اس چیز سے باہر نکل آئیں ہماری youth باہر نکل آئے ہمارے لوگ باہر نکل آئیں۔ بنیادی طور پر ذہنوں میں ہے اگر کوئی بھی بات کرتاہے تو کہتا ہے کہ یہ امریکہ کر رہا ہے کیونکہ ہمارے جو

words آ رہے ہوتے ہیں اور جو coins terms کی جا رہی ہوتی ہیں ہمارے
discourse کے اندر پولیٹیکل ہو ' سوشل ہو ' intellectual ہو educational
discourses ہوں جو بھی ہوں ان کے اندر یہ چیزیں ایسے coin کر کے fit in کر
دی جاتی ہیں جیسے war on terror آ گیا ہے اب war on terror ہمارا word coin
کیا ہوا نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ define کر رہے ہیں ہم تو اپنی definitions بھی
نہیں دے پا رہے اور پالیسی کی جو بات کی گئی وہ صحیح بات کی کہ پارلیمنٹ اسمیں
ساورن ہونی چاہیے اور proportionality خاص طور پر لیکن ایک چیز ہماری عوام کو
بھی دیکھنا ہے کہ اگر ہم اس ایریا میں ہیں تو ہمارے کچھ strategic interests
ہیں اس کے حوالے سے ہماری پالیسی بنی لیکن کچھ strategic issues ہوتے ہیں
جو پالیسی کے اندر جو محکموں کی اس میں feasibilities آتی ہیں وہ strategic
issues عوام کو لگتے ہیں کہ وہ اس طرح ہیں پالیسیاں define ہونی چاہیں لیکن کچھ
strategies ایسی ہوتی ہیں جو national interest میں security agencies ان
کو reveal نہیں کرسکتیں' accountable ہوناچاہیے ' پہلی بات تو یہ ہے کہ حکومت
کو accountable کریں۔ گورنمنٹ کو انٹیلی جینس ایجنسیاں accountable انٹیلی
جینس ایجنسیاں accountable ہوں۔ اب یہ تو نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کو on air کر
دیں۔ on air تو نہیں کرسکتے ۔ پالیسی تو حکومت نے بنانی ہوتی ہے۔ انہوں نے تو
اس پالیسی کی implementation کے لئے strategy لانی ہے۔ وہ جو گورنمنٹ ہے
اس کو answerable ہوں یہ میری recommendations تھیں کہ ہمارے
discourses سے یہ چیزیں نکالی جائیں دوسری یہ کہ جو پالیسی بنے وہ
rehabilitation کی پالیسی ان کو دوبارہ اس سوسائٹی کے اندر induct کیاجائے
کیونکہ اب pull back ہو رہا ہے اور اس پر مختلف رائے ہیں۔ ان چیزوں کو خاص

طور پر سامنے رکھا جانے اور کچھ ٹیکنیکل چیزیں اس میں ہیں باقی یہ کہ ریزولیوشن پاس کر دیاجائے لیکن یہ کچھ ٹیکنیکل چیزیں ہیں کہ اس میں national interest کا لفظ ڈالا جائے۔ اس قسم کی چیزیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پرائم منسٹر صاحب۔

جناب وزیر اعظم: میں اراکین کے بہت مختصرا" گوش گذار کرناچاہتا ہوں کہ جس طرح تجویز دی ہے محترم لیڈر آف دی اپوزیشن نے تو کل میں نےایک نےایک لیٹر لکھ کر بھیجا ہے ہمارے Minister of Culture, Youth Affairs and Sports کو کہ یہ جو اشو ہے rehabilitation and national identity کو secure کرنے کا اس کو یہ اپنی policy priority بنائیں اور I believe یہ کل اشو انہوں نے Standing Committee کے ایجنڈے میں اس کو شامل کیاہےاور میں نے ان کو کہا ہے کہ یہ پالیسی فریم ورک بنا کر پیش کریں کہ ہم نے جس طرح سے لوگوں کو سوویٹس کے خلاف brain wash کر کے اپنے لئے مسئلہ پیدا کیا تھا اب اس کے reversal کی بھی policy adopt کی جائے میں ہاؤس کو ensure کرتا ہوں کہ یہ پالیسی منسٹری کی priority ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ ممبر انچارج۔

جناب ظہور الدین: جناب سپیکر question کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ question نہیں کر سکتے ۔ وزیر اعظم کی تقریر سے پہلے لیڈر آف دی اپوزیشن بات کر سکتے ہیں اور آپ کوشش کیا کریں کہ جو کچھ آپ نے پوچھنا ہے اس سے پہلے پوچھ لیا کریں یا جو پوائنٹ اٹھانا ہے اس سے پہلے اٹھائیں۔ چلیں آج آپ کواجازت دے دیتاہوں۔

جناب ظہور الدین: ٹھیک ہے۔ اپوزیشن لیڈر سےمیرا یہ سوال ہےکہ وہ

کہہ رہے ہیں کہ ہم امریکہ کی پالیسی adopt کر رہے ہیں لیکن امریکہ تو کہہ رہا ہے کہ طالبان نہیں ہونے چاہیں' یہ ٹریننگ کیمپ نہیں ہونے چاہیں اور suicide bomb تیار نہ کریں لیکن ٹرائبل ایریامیں آئی ایس آئی پاکستان سارے belt میں جو تعلیمی ادارے ہیں ان کو تباہ کر رہے ہیں وہاں چھوٹے بچوں کو ٹریننگ دے رہے ہیں وہاں گھروں کو مسمار کر رہے ہیں' وہاں اس نے کیا نہیں کیا تو میرا ان سے یہ سوال ہے کہ یہ امریکہ کی پالیسی ہے یا پاکستان کی پالیسی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت بہت شکریہ ۔ جناب ممبر انچارج اس پر آپ کی کیا رائے ہے۔

جناب ذوالقرنین حیدر: شکریہ جناب سپیکر میں پہلے تو تمام لوگوں کا شکریہ ادا کروں گا کہ جنہوں نے اس پر بات کی اور اپنی رائے دی۔ دوسری جو بات کی ہے اس پر------

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے اس پر بحث نہیں کرنی صرف یہ بتائیں کہ اس میں آپ کی ترامیم کیا ہے۔

جناب ذوالقرنین حیدر: میں وہی بتا رہا ہوں ۔ کہ جو نیشنل انٹریسٹ ہے اس کو واقعی اس میں شامل کر رہے ہیں اور اس کو اماینڈ کر رہے ہیں۔ اور اس amended resolution کو اس ایوان کے سامنے پیش کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ترمیم شدہ قرارداد آپ اس ایوان کے سامنے پڑھ لیں۔

جناب ذوالقرنین حیدر: جی ہاں میں وہ پڑھ دیتا ہوں

"This House is of the opinion that Pakistan's policy on war on terro should not compromise our national

dignity and National interests and should be clearly made public to dispel current confusion in this regard".

Mr. Deputy Speaker: Thank you. All those in favour of it may say, "AYE".

("AYES")

All those against it may say "NO". I think the "AYES" have it, the "AYES" have it, the "AYES" have it, and the resolution is adopted.

Thank you very much. Now the next resolution is about the investigation on presence of the Black Water in Pakistan. And Ms. Nabeeha Mohyuddin, Ms. Mahrukh Ayesha Ali and Mr. Waqas Nazar Tiwana will forward this resolution. I will request, any one of you.

Ms. Nabeeha Mohyuddin: Thank you Mr. Speaker, Ms. Nabeeha Mohyuddin, Ms. Mahrukh Ayesha Ali and Mr. Waqas Nazar Tiwana to move the following resolution:

"This House is of the opinion that the Government take the immediate steps to investigate the alleged presence of 'Blackwater' in various cities of Pakistan and if proven, to take subsequent measures to ensure the privacy and protection of the citizens of Pakistan and sensitive

installments".

جناب سپیکر آپ کی اجازت سے ہم اسی قرارداد پر آج ایک بل پیش کرنا چاہیں گے۔ بل کی ایک کاپی لیڈ ر آف دی اپوزیشن کو دے دی گئی ہے اور ایک کاپی لیڈر آف دی ہاوس کے پاس ہے او راگرکسی اورممبر کو کاپی چاہیے تو یا وہ ہم سے براہ راست لے سکتے ہیں یا سیکریٹریٹ سے بعد میں آپ لوگ مانگ لیں۔

To be introduced in the Youth Parliament a Bill to check the activities of all foreigners involved in suspicious actions against the state of Pakistan and ensure proper enforcement of law.

In view of the surge and reports of activities of covert security agencies , specifically foreigers which pose a threat to the internal security and sensitive installments of Pakistan.

1. This Act may be called, "Disposal of Foreigners" involved in questionable activities against the state.

2. It extends to the whole of Pakistan.

3. It will come into affect immediately after passage by the Youth Parliament of Pakistan.

The Bill that we have suggested consists of three chapters . The first one being the introductory chapter . Provision of this Act in addition to not in derogation of other

law. Within this Bill as all of you will be able to read if you obtain a copy from the Secretariat, viz due certain words inside of the Bill which are defined in the introductory chapter.

تا کہ کوئی confusion نہ ہوکہ جو بورڈ ہے یا کمیٹی ہے یا monitor questionable judiciary process تو ہم جس sense میں employee کر رہے ہے یہ تو اس بل میں اسی sense میں interpret کیے جائیں۔

That is a first chapter. Chapter 2 consists of Administration and Enforcement. Clause 1, being Introduction of laws over and above those already present. Any person organization or ministry under whose jurisdiction such an event takes place should immediately be taken to task and appropriate chargers be leveled upto and including the charges of treason.

Clause 2 is Constitution of a Board which consist of a two members from Intelligence Agencies. One Member to be nominated by FIA (Federal Investigation Agency). One Member nominated by the Ministry of Interior and one Member to be nominated by the Chief Justice of Pakistan.

The functions of such a Board will be that:

If for whatsoever reason such persons are observed and/or identified within the country, then this board

shall carry out a comprehensive investigation.

The above mentioned investigation shall include the inquiry into the nationality and reasons of presence of such subject person(s) within the borders and/or boundaries of Pakistan.

Inform the concerned diplomatic mission of any actions being taken by the board in relation to international law and diplomatic norms. This was the constitutin of the Board.

A 3rd clause in the Bill is Prevention of Interference in the Assetion of this Bill:

Any individual or organization interfering with the arrest and trial of such suspected personnel should be brought to justice and/or tried for charges upto treason. Hence, setting a precedent to prevent such future hindrance in the administration of justice.

The fourth and final clause in this Bill is a formation of Independent Commission. Independent and Commission both specific words have been defined in Chapter one of the Bill.

تا کہ یہ confusion نہ ہو کہ ہم کس sense میں بول رہے ہیں بورڈ اور کمیشن میں فرق کیا ہے۔

The purpose of such a commission would be to:

Ensure that the arrested persons are not released or deported under diplomatic pressure

Confirm that the judicial process will not be obstructed or hindred at any stage.

This Commission shall consist of:

One Member nominated by the Defence Ministry

Two Member nominated by the Interior Ministry

And one Member from Ministry of Foreign Affairs.

The third and final chapter, the concluding chapter consists of miscellaneous rules:

جو کہ آپ خود پڑھ سکتے ہیں

Statement of Objects and Reasons:

Foreign policy of Pakistan clearly states "Islamic Republic of Pakistan is an independent state and shall now allow any foreign intervention in its internal affairs".

Presence of covert security and/or intelligence agencies being repeatedly highlighted from time to time, is an important issue at hand that violates the basic human rights of Pakistani citizens and poses a threat to our national security

and sensitive installments.

Ms. Mahrukh Aysha Ali will present the reasons why we have got this Bill to the House today? And Mr. Waqas Nazar Tiwana will conclude our arguments. Thank you very much.

Mr. Deputy Speaker: Ms. Mahrukh Aysha Ali.

Ms. Mahrukh Aysha Ali: Thank you Nabeeha. To continue with the reasons and objectives of the Bill. I will hereby first consider the brief background of this issue. The presence of Blackwater was first reported in the Pakistan Spectators in October 2008.

Mr. Deputy Speaker: Honourable Member, please resume your seat for one minute.

جن ممبران نے اس پر بات کرنی ہے وہ بل کی کاپی سیکریٹریٹ سے لے لیں۔
Thank you, Now جی اب آپ continue کر سکتی ہیں۔

Ms. Mahrukh Aysha Ali: It has been reported in the words of the Pakistan's Spectator and I quote, "It is the words, deadliest, richest, biggest and the most powerful mercenary Army. Even the U.S.A. does not have complete control over it. It acts as a sidekick of the U.S. Army all over the world. O.K. Then considering its infamous role in the

Vietnam war and Iraq war, recently the President of the Company, Gary Johnson has changed the name to XE."

The government of Pakistan has repeatedly refuted the presence of Blackwater, XE or any other covert security agency in the country. The presence of covert security agencies in Pakistan which has been brought to public attention time and time again by the Electronic Media has not been recognized by the government of Pakistan. The Ministry of Interior has forcefully denied the presence of any such agency.

The presence of covert security agencies in Pakistan is not only a threat to the very sovereignity of Pakistan, but it is also a threat to the internal peace and security of the state and also of the security of the sensitive installments.

In an interview with "Express News" Robert Gates confirms the presence of covert security agencies in Pakistan in clear term. He said, and I quote, " The 'Blackwater' and 'Dyn Corp' are acting as individual companies in Pakistan. In reply to this...

Mr. Deputy Speaker: Order in the House.

Ms. Mahrukh Aysha Ali: In reply to this the Honourable Interior Minister claimed that the presence of any such agency was proved he would resign from his job. This in retrospective proves that the various Envoys of the USA including Honourable Hillary Clinton and Anne Petterson were not honest to the people of Pakistan and neither was the government of Pakistan. They have been faced such activities of these covert security agencies are responsibile for the Western security situation in the country. They have been blamed to have trained the Taliban and other terrorist agencies to spy on the sensitive installments in the country, including the federal capital and finally in agitating insurgence accross the country including Balochistan, FATA and various other regions. Reports claiming the offence of such personnel who have claimed diplomatic immunity and the reports say that such peoples are present even in the, federal capital and they are not being caught by the law enforcing agencies. Who are not taking any action against them. Even such personnel are detained by law enforcing agencies. There is intervention by the Minister of Interior and these peoples are set free. No action has been taken on the state level against such people or

such agencies.

It is important to check the proliferation of such organizations and prevent infilteration for our security system by such people and such agencies. It is important to note here that covert security agencies with foreign agenda are operting under the guise certain NGOs which have been reported upon in several newspapers and also in "DAWN" news, one in particular was named as the "Creative Associates" with this claim that the Blackwater is working in the name of this NGO.

We have seen in Iraq that the notorious role of Blackwater was that they employed the Iraqi people, the Iraqi men to act against the Iraqi people themselves, and creating a state of insurgency in Iraq which was existing to the streets. The peoples of Iraq, however, were more aware of the issue and what they did was that they recognized that the food contractors who are actually Americans were members of this agency and they publically killed them and hung their bodies along the stores of United States.

The Bill addresses the issue of covert security agencies in the country. They should be checked and such personnel at spot should be dealt with strictly to such

proceedings to prevent such events from happening in future. This is important for the need of sovereignity, our internal security and the dignity of Pakistan as a sovereign state. Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر، بہت بہت شکریہ۔ جناب و قاص نذر ٹوانہ صاحب۔

جناب وقاص نذر ٹوانہ، جناب سپیکر بل کے جو بھی contents ہیں کیونکہ پہلے ممبران کو نہیں مل سکیں تو ہم نے پڑھ کر بتا دینے ہے اور اس کا جو بیک گراؤنڈ ہے یا basis ہے وہ بھی ہماری آنریبل پارٹی ممبر کی طرف سے بتا دیا گیا ہے اور جو ریزولیوشن میں ہے اس میں میں جو چیز highlight کرناچاہوں گا وہ یہ ہے کہ یہ بل جو ہے It is in addition to the already existing law. جو پہلے سے قانون وجود میں ہے یہ اس کی addition میں ہے اور اس کا بیسیک مقصد ہے کہ جو قانون وجود رکھتا ہے اسکو properly implement کیا جائے۔ ہوتایہ رہا ہے کہ It is not only limited to Black Water یا کسی ایک specific ایجنسی کے against. This Bill is basically related to any foreigner. کوئی بھی غیر ملکی اگر وہ پاکستان کے جو بارڈرز ہیں اس کے اندر پکڑا جاتا ہے کوئی بھی Anti State یا سوالیہ نشان جن activities پر ہو ان میں اگر وہ ملوث پایا جاتا ہے یا اس پر شک و شبہ ہوتا ہے تو اس کا کیا کیا جانا چاہیے جو کہ قانون کے مطابق ویسے بھی ہونا چاہیے لیکن ہوتا نہیں ہےتو ہم کچھ تجاویز اس بل کے ذریعہ پیش کر رہے ہیں کہ اگر یہ implement کی جائیں تو وہ جو بندہ ہے یا شخص ہے یا ادارہ ہے اس کو effectively counter کیا جا سکتا ہے اس کو He can be brought in the court of justice. اس میں میں ایک دو مثالیں

quote کرنا چاہوں گا کہ Line Chin, Saudia Arabia پچھلے دنوں ایک چین میں بھی کیس ہوا کہ صرف ایک برطانوی شہری وہاں پر کوئی ڈرگز یا اس طرح کی چیز تھی وہ لے کر چین کے اندر گیا اور وہاں پکڑا گیا۔ بعد میں برطانو ی حکومت نے بہت کوشش کی کہ اس کو چھوڑ دیا جائے a pardon, and what and what not, but وہ بھی نہیں دیا گیا And that person was finally hug till death. اور اسکی باڈی بعد میں برطانیہ کو واپس کی گئی۔ چین کے اوپر بھی بہت diplomatic pressure create کیا گیا لیکن یہ تو مثالیں ہیں انٹرنیشنل جو بھی ڈرگز کے قوانین ہیں بین الا قوامی لاہ کے تحت لیکن آپ اس کا موازنہ کریں کہ آپ کے ملک میں اسلحہ کے ساتھ یا غیر قانونی طور پر آپ کی سٹیٹ کے خلاف ایکٹ کر رہا ہو اور وہ پکڑا جائے یا اس کو arrest کیا جائے یا investigation purposes کے لئے اٹھایا جائے یا اس کو limelight میں لایا جائے تو ہمارے اپنے ہی حکومتی عہدہ داران جو ہیں وہ جا کر اس سے پہلے کہ اس پر کوئی چارج فائل کیا جائے وہ جا کراسکو چھڑا لیتے ہیں تو بنیادی طور پر یہ اس چیز کو prevent کرنے کےلئے ہے۔ اسمیں یہ ہے کہ جو کہ بھی پہلے سے موجود قوانین ہیں ان کو اگر کوئی آفیشل influence کرنے کی کوشش کرے یاجو ان میں خلل ڈالنے کی کوشش کرے ان کو اس بل کے تحت liable to be held accountable, they will be liable tobe held accountable. اور اسمیں تھوڑا سا کوئی کے کہ اس میں treason تک کے چارجز بھی تجویز کیے گئے ہیں اس کی وجہ یہ ہےکہ پہلے جو روٹین سزائیں ہیں suspension from office, dismissal from service. اگر وہ چیزوں ان لوگوں کو ان کی مدد کرنے سے یا اس انکوائری یا پراسیس کو influence کرنے یا intervene کرنے سے نہیں روک سکیں تو پھر

ایسی کیا چیز ہے کہ جو روک سکے گی۔ اس میں یہ ہے کہ چاہے بلیک واٹر ہو ،
yellow water or white water ہو اس سے ہمیں غرض نہیں ہے ۔ جو بھی
غیر ملکی پکڑا جائے involved in any anti state activities against the
Islamic Republic of Pakistan, he or she should be held
accountable and no office bearer whatsoever, whether it is a
diplomate, whether it is an Ambassador, whether a Minister,
whether the Prime Minister cannot do it, even the President of
Pakistan does not have the right to influence or intervene in an
inquiry. Maximum he can do it کہ جب اس پر وہ چارج لگ جاتا ہے تو
اس کے بعد ان کے پاس اختیار ہے pardon کا تو وہ جو pardon کرنے کی بات
ہے وہ تو بعد میں آتی ہے کہ جب چارج لگے وہ بندہ convict ہو جائے اور اس کی
سزا وہ معاف کر دیں مگر کوئی قانون ان کو حق نہیں دیتا کہ کوئی انکوائری ہو رہی
ہو تو وہ اس کو پہلے ہی سے influence کروا کہ جی گورا ہے یا فلاں ناراض ہو جائے
گا اس کو وہ رکوا دیں۔ دوسرا as per diplomatic laws بھی اسی طرح سے بات
کی جاتی ہے diplomatic immunity کی تو جتنے diplomatic missions ہوتے
ہیں They are suppose to declare it to the Ministry of Foreign
Affairs. کہ یہ یہ لوگ ہیں جو ہمارے مشن کے ڈپلومیٹس ہیں اور diplomatic
status enjoy کرتے ہیں تو کوئی بندہ بھی جو diplomatic status enjoy کر
رہا ہو اس کو diplomatic immunity ہوتی ہے اور اس میں as per just
already exist اس کو دوبارہ سے لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ Anybody who
does not have a diplomatic status. جب وہ پکڑا جاتا ہے تو اس کے بعد جو

ہماری وزارت خارجہ ہے They should not be accepting at all at any cost. کہ اس کے بعد اس کو ڈپلومیٹ declare کر دیا جائے۔ اگر وہ پہلے سے ڈپلومیٹ declared ہے تو اس کا status different ہے جب بندہ پکڑا جاتا ہے اور expose ہو جاتا ہے تو somebody comes up کہ یہ اس کا diplomatic status ہے اور یہ diplomatic capacity کام کر رہا ہے And he should or she should not be implicated against any charges

اور اس میں یہ ہے کہ ---------.

.... fd. by 4AFEB05